مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت اقدس ایدہ اللہ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے خاندانِ نبوت میں بھی سب طرح سے خیریت ہے +

۵- ستمبر کو میر قاسم علی صاحب نے سرنواں والے جلسے کی کارروائی مسجد اقصیٰ میں سُنائی +

۸- ستمبر کو دفتر میگزین میں لوکل کمیٹی کا جلسہ ہوا جسمیں صدر انجمن کے بجٹ ۱۶-۱۵ء پر بحث کیگئی اسکے متعلق ہم انشاء اللہ پھر لکھینگے +

۹- ستمبر کو میر قاسم علی صاحب اور مولنا مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی و مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی جہلم سے بتقریب شادی ماسٹر علی محمد صاحب و عبدالرحمن صاحب نو مسلم قادیانی بمولوی فیض الدین صاحب کے ہاں سیالکوٹ تشریف لے گئے +

آمد مہماناں۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا سیالکوٹ

اخبار احمدیہ

کنانور (مالابار) کے علاقہ میں تین ہزار موپلوں کے سلسلہ حقہ میں داخل ہونیکی جو خبر کسی گزشتہ اشاعت میں بحوالہ پائونیر درج ہوئی تھی اسکے متعلق بعض احباب تجسس کرتے ہیں کہ آیا یہ اب احمدی بنے ہیں یا نئے پرانے سب اسمیں شامل ہیں؟ ہمارا خیال ہے یہ کل تعداد ہوگی اور پائونیر جیسے مستند نیم سرکاری اخبار نے کسی قابلِ اعتماد شمار و اعداد کی بنا پر اسے شائع کیا ہوگا۔ لیکن ہمارے احباب کو اس کرید کی کیا ضرورت ہے؟ ہم تو اسے بہر حال نہایت ہی شکر کا مقام سمجھتے ہیں کہ ایسے دور افتادہ حصۂ ملک میں بلا خاص وسائل تبلیغ اختیار کئے اللہ تعالےٰ نے اتنے سارے دلوں کو حق کیطرف پھیر دیا پھر یہ کہ موپلا جیسی قوم کو جو سرحدی پٹھانوں کیطرح جنگجو مشہور ہے اللہ تعالیٰ نے شہزادۂ امن (مسیح موعودؑ) کی معرفت و متابعت کی توفیق بخشی جسکی شرائط بیعت میں سے ایک ضروری شرط یہ بھی ہے کہ امن پسندی صلح جوئی اور سلطنت انگلشیہ کی خیر خواہی و وفاداری کو اپنا فرض سمجھا جائے جسکے زیر سایہ ہمارا سلسلہ خدا کے فضل سے مختلف اطراف میں امن و آزادی سے دین کی تبلیغ و اشاعت کر رہا ہے۔ فالحمد للہ +

چوہدری حاکم علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں میں ایک پیغامی سے ملا۔ اس کا حال دیکھکر مجھے بہت عبرت ہوئی۔ اسکی دینی حالت حد درجہ کی گر گئی ہے۔ صوم و صلوٰۃ کا چنداں پابند نہیں تھا۔ مینے اسے بتایا کہ یہ خلافت حقہ کی مخالفت کا نتیجہ ہے تم جلد توبہ اور حضرت میاں صاحب (ایدہ اللہ) کی بیعت کرو۔ میرے سمجھانے سے بفضل خدا اب وہ کچھ نرم ہو گیا ہے اور قادیان جانے اور حضرت صاحب سے معافی مانگنے اور دعا کی درخواست کرنے کا وعدہ کیا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَلْبَابِ +

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میری بیوی نے حضرت مسیح موعودؑ کی نیاز مانی تھی جیسے کہ اولیاء وغیرہ کی نیاز مانی جاتی

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

پشاور سے اخویم مکرم قاضی محمد یوسف خانصاحب تحریر فرماتے ہیں میری ہمشیرہ جسکو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت پاس ادب تھا اور سلسلہ کی کتب کا اکثر مطالعہ کیا کرتی اور گھر میں دوسروں کو سنایا کرتی تھی۔ ۲۰ برس کی عمر میں فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہماری ایک ہی ہمشیرہ تھی۔ اس کی وفات کا ہمیں بڑا رنج ہوا۔ مگر چونکہ اس نے ابھی بیعت نہ کی تھی۔ اس وجہ سے ہم دونوں بھائی شریک جنازہ نہ ہوئے۔ پھر قاضی صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ کہ عید کے دن مولوی غلام حسن خانصاحب نے وعظ کیا اور اس میں فرمایا کہ حضرت میاں صاحب کے اور ہمارے درمیان فروعی اختلاف ہے۔ اس اختلاف کے سبب اخلاق کو ہاتھ سے نہ دو۔ مگر افسوس کہ اکثر سامعین آپکے ایسے مواعظ کو ٹال دیتے ہیں۔ اور اس طرف توجہ نہیں کرتے۔

گجھوری کچھ (وزیرستان) سے محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ میں اپنے علم و سمجھ کے مطابق بفضل اللہ تبلیغ احمدیت کرتا رہتا ہوں۔ یہاں پر اکثر پٹھان لوگ حضرت اقدس کو جانتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ اکثر بے علم ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے عقائد کو جلدی نہیں چھوڑتے اللہ تعالےٰ انہیں قبول حق کی توفیق دے۔ آج کل میں ایک تکلیف میں ہوں احباب میرے حق میں دعا کریں۔

تہال سے منشی محمد الدین صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں پر ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے سخت مخالفت ہو رہی ہے طلبا مدرسہ میں آنے سے بند ہو گئے ہیں۔ بندہ اپنے ناقص علم و فہم کے مطابق تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں سمجھ دے کہ حق قبول کریں۔

بھاگلپور سے برادر نور الحسن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ برکات خلافت کا اثر جو احمدی احباب پر ہوا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ طالبان حق میں سے بعض مان چکے ہیں۔ اور بعض ماننے کے قریب ہیں۔ یہاں ایک مباحثہ میں بعض مخالفین نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی شان میں سخت کلامی کی تھی خدائے غیور نے اخذ عزیز مقتدر کا نمونہ انہیں دکھایا۔ اور انہیں ذلیل و خوار کیا ہے۔ مخالفین کو چاہیئے کہ ان واقعات سے سبق عبرت لیں اور خدا سے ڈریں۔ پھر لکھتے ہیں کہ ارادہ ہے ایک مستقل آدمی تبلیغ کے لئے مقرر کیا جائے جو علاوہ میں

خبریں

جنگ

شملہ۔ ۷۔ ستمبر صاحب وزیر ہند کے پیام برقی بنام حضور وائسرائے مورخہ ۵۔ ستمبر کا خلاصہ یہ ہے:۔

روسی پسپائی جاری ہے گو دشمن کی پیشقدمی کا ہر مقام پر سختی سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ ایک روسی مراسلہ کا بیان ہے۔ کہ روسیوں نے خلیج ریگا کے مدخل سے غنیم کو بھگا دیا۔ جرمن کمک لے آئے ہیں۔ اس وجہ سے روسیوں کے واسطے ضروری ہو گیا کہ مقام لینیڈین کے قریب دریائے ڈوینا کے دائیں کنارے کی طرف لوٹ جائیں۔ اور ۳۔ ستمبر کو فریڈرکسٹاٹ سے ان کی واپسی کا سبب یہ ہوا کہ دشمن کے توپخانہ نے ڈوینا کے پل کو آگ لگا دی تھی۔ علاقہ ریگا اور جیکب سٹاٹ میں جرمن روسی پیش قدمی کو متزلزل کرنیکی غرض سے خود ہی رکے رہے۔ مگر ویلنا کی طرف روسی انہیں پرانے مورچوں میں رکے ہوئے ہیں۔ ویلنا اور گراڈنو کے درمیان بعض مشکلات میں پھنسکر روسیوں کو دشمن کی سفاکی سے کچھ گزند پہنچا جس کے آگے بڑھنے سے خدشہ تھا کہ ان کی واپسی کا راستہ نہ کاٹ دے یمن کے محاذ پر بریا کارٹز کا کے قریب روسیوں نے غنیم کے کئی حملے پسپا کئے جس نے پھر بھی انہیں وولکو ولیسک کی جانب ہٹا دیا۔

مغربی خط مصاف کی خبروں سے معلوم ہوا کہ فرانسیسیوں نے جو پچھلے پندرہواڑہ میں لگاتار گولہ باری کی اس سے جرمنوں کو فکر دامن گیر ہو گئی ہے۔ اور اس کے جواب میں وہ بھی تمام لائن پر گولے برساتے رہے۔ فرنچ باتری نے پھر اس کے مقابلہ میں کارگر آتشباری کی۔ شامپین اور واسگس میں طرفین کی توپیں بڑی چستی سے معروف پیکار ہیں۔ جرمن طیاروں نے بھی دو بار حملہ کیا مگر صرف دو آدمی مارے گئے۔ علاقہ نیوپورٹ میں فرنچ توپخانہ اور برٹش بیڑے دونو نے ملکر جرمن توپخانہ ساحلی پر گولہ باری کی۔ اراس کے شمال اور جنوب میں بھی شدید گولہ باری ہوئی۔ ادہر کی توپوں نے دشمن کو نقصان عظیم پہنچایا آرگون و دور اور لورین میں جو توپوں کا مقابلہ ہوا اسے فرنچ مراسلہ سرکاری اپنے لئے مفید بتلاتا ہے۔ لندن سے ۴ ستمبر کی تار خبر ہے کہ تیس چالیس برٹش جنگی جہازوں نے ۲۲ صبح کو دن ڈنڈ تک تمام ساحل پر گولہ باری کی۔

دریائے نمین و پرپی پٹ کے درمیان وسطی پولینڈ میں ایک سو دس میل محاذ پر ایک جنگ عظیم ہو رہی ہے۔ جرمن مراسلہ میں اعتراف کیا گیا ہے کہ تیس میل کے محاذ پر روسی بڑی پامردی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ روسی بیان ہے کہ ایک میدان میں ان کے رسالہ نے پے در پے حملے کر کے دشمن کو بھگا دیا اور ۱۴۰ جرمن گرفتار کئے۔

زار روس نے ایک جنگی فرمان نافذ کر کے افواج بری بحری کی اعلےٰ کمان افسری کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ تمام سپاہ کو طلب کیا اور ان سے حلف لئے کہ جب تک فتح نہ ہو وفاداری جان نثاری دکھلائینگے۔ گرانڈ ڈیوک نکولس ان کے ایڈیکانگ ہونگے۔ زار نے انکو علاقہ قاف کا وائسرائے اور کمانڈر انچیف بھی مقرر کر دیا ہے اور ان کی نیز اپنی افواج کی ابتک کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ زار نے پریزیڈنٹ جمہوریہ فرانس کو بھی بذریعہ تار اس کی اطلاع دیدی ہے اور وہاں سے مناسب موقعہ ہمت افزا جواب آگیا ہے

اعلیحضرت ملک معظم جارج پنجم دام اقبالہ نے بھی خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ہمیں روسی مردان نبرد سے دلی ہمدردی ہے اور ہم ان کے شجاعانہ کارناموں کے مداح ہیں۔ روسی افواج کے ہر جوان کو یہ بات پہنچا دی جائے۔

ہوائی تاخت کی پھر خبر ہے۔ دشمن کا زیپلین ۷۔ ستمبر کی شب کو مشرقی اضلاع برطانیہ کی طرف منڈلاتا رہا۔ کچھ بمب بھی گرائے۔ چند جگہ آتشزدگی اور نقصان جان بھی ہوا مگر تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔

برٹش بحری طاقت کی کارگزاری کا اب جرمن بھی اعتراف کرنے لگے ہیں۔ گیلی پولی میں ہماری بری سپاہ نے جو داد مردانگی دی اس کے بھی با دل ناخواستہ قائل ہو رہے ہیں چنانچہ ان کے وہی اخبار جو برطانیہ کی بدگوئیوں کے لئے وقف تھے۔ اب مانتے ہیں کہ واقعی درہ دانیال میں برٹش اور انڈین افواج نے بڑی بہادری و جانبازی دکھلائی

مصر میں (۹ھ) وزیر اعظم (فتحی پاشا) پر کسی نے خنجر کے تین وار کئے۔ انہوں نے بھی پستول چلایا۔ مگر خالی گیا۔ مجرم دیسی ہے وزیر مال کا ملازم ہے۔ وجہ حملہ نامعلوم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۵ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کی اہانت

ہم نے کسی گذشتہ اشاعت میں مباحثہ جبل پور کے متعلق جبیں مولوی ثناءاللہ صاحب کو آریوں کے مقابلہ میں زک اٹھانی پڑی ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کرنے کی وجہ سے یہ ذلت نصیب ہوئی ہے کیونکہ آپ علیہ السلام کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انی مھین من اراد اھانتک۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب چند باتیں لکھتے ہیں جنھیں ہم آگے چلکر نقل کرینگے اور ساتھ کے ساتھ جواب بھی دیتے جائینگے۔ انشاءاللہ لیکن مولوی صاحب کو زیادہ تر افسوس اس بات کا ہے کہ الفضل نے آریہ اور نیم آریہ کی شہادت پر مسلمانوں کی اور خصوصاً میری شکست کا فیصلہ کردیا۔ ہم مولوی صاحب کو مطلع کرتے ہیں کہ آپکا مسلمان کہلاکر اور اسلام کو پیش کرکے شکست کھانا چونکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ اس لئے ہم نے آپکی اور آپکے ساتھی تمام مسلمانوں کی دل شکنی کو نظرانداز کرتے ہوئے اصل بات کو پیش کردیا۔ آپ ہی خیال فرمایئے کہ اگر آپ اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو لیکر آریوں سے مقابلہ کرتے اور ہار جاتے تب تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ چونکہ یہ مذہب ہی جھوٹا ہے اس لئے شکست ہوئی۔ ورنہ مولوی صاحب کی قابلیت میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا۔ لیکن جب آپ نے اسلام کو پیش کرکے شکست کھائی ہے تو یہ تو معاذاللہ کوئی کہہ نہیں سکتا۔ کہ اسلام جھوٹا ہے۔ اس لئے یہی کہا جائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی اہانت کرنے کے جرم میں آپ کو یہ ذلت نصیب ہوئی۔ اسکے سوا آپکے زک اٹھانے کی اور کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ پس ایسے بین نشان کو ہم کس طرح بدوں ذکر کئے چھوڑ سکتے تھے ✤

اب اپنی باتوں کا مختصر سا جواب سن لیجئے۔

(۱) "ثناءاللہ تو مباحثہ میں اس لئے ناکام رہا کہ اس نے مرزا صاحب کی کئی دفعہ اہانت کی۔ مگر آریہ کیوں کامیاب ہوئے کیا وہ مرزا صاحب کی اہانت کی بجائے اعانت کرتے تھے؟"

ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کسریٰ کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے یا نہیں اور اس طرح کسریٰ کے قتل کی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں اگر اس سے آنحضرت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور واقعہ میں آپکی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تو کیا کسریٰ کا بیٹا آنحضرت صلعم کا اپنے فعل سے معاون ہوا یا نہیں۔ پس اگر کسریٰ کے بیٹے کا اپنے باپ کو کافر ہونیکی حالت میں قتل کرنا آنحضرت صلعم کی صداقت اور پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے تو آپکا آریوں سے زک اٹھاکر ذلیل ہونا کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپکی پیشگوئی انی مھین من اراد اھانتک کی صداقت کا ثبوت نہیں؟ ذرا سوچکر جواب دیجئے۔ پھر کیا بغداد کے مسلمانوں کا صفایا ہلاکو خان نے نہیں کیا تھا جو ایک کافر قوم کا سردار تھا کیا اسکے ذریعہ مسلمانوں کو تنبیہ نہیں ہوئی تھی۔ غور کیجئے

(۲) بتلائے رامپور کے مباحثہ میں مرزا صاحب کی اہانت کا قصد تھا یا جبل پور میں؟ وہاں کون کامیاب ہوا تھا ✤

مباحثہ رامپور میں بھی تعصب اور عداوت سے خالی اصحاب بصیرت کے نزدیک ہماری ہی فتح ہوئی تھی اور آپ کی شکست۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ بے جا رو رعایت کے طفیل آپ کو وہاں بزعم خود کامیابی ہوئی۔ تو بھی اس الہام کی صداقت میں کوئی نقص نہیں آتا۔ کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ اہانت کرنیوالے کی کبھی اعانت نہیں ہوگی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اہانت کرنے والے کی اہانت ہوگی۔ پس جب آپکی جبل پور میں اہانت ہوئی تو اس نے اس الہام کی تصدیق کردی۔ پھر کیا آپکو معلوم نہیں کہ ابوجہل کو آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں راحت اور خوشی بھی ہوا کرتی تھی۔ لیکن اسکی ذلت کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی تھی وہ اس کے منافی نہ تھی ✤

(۳) لدھیانہ میں جو مباحثہ ہوا تھا جبیں تین سو روپیہ انعام تھا۔ اس میں کون فریق مرزا کی اعانت پر اور کون اہانت پر تھا پھر وہاں کیا ہوا؟

مباحثہ لدھیانہ کے متعلق جو روئداد چھپی ہے اس کے پڑھنے سے ہر ایک وہ انسان جو تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہو آسانی سے پتہ لگا سکتا ہے کہ کامیابی کس کو ہوئی؟ لیکن اگر ایک ایسے شخص کے فیصلہ کے رو سے جو اپنے آپ کو فیصلہ لکھنے میں ایک بچہ کی طرح سمجھتا ہے۔ آپ کی کامیابی مان بھی لی جائے۔ (اگرچہ کامیاب بفضل خدا ہم ہی ہیں) تو بھی اس الہام کی صداقت میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا اور نہ ہم میں سے کسی کی اہانت ہے کیونکہ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسی کہ جنگ احد میں صحابہؓ کو شکست ہوئی تھی۔ لیکن وہ انکے لئے باعث اہانت نہ تھی ہاں انکی ایک غلطی کا نتیجہ تھی۔ البتہ دوسری جنگوں میں جو انہیں فتوحات حاصل ہوئیں۔ وہ آنحضرت صلعم کی صداقت کا ثبوت تھیں کیونکہ ان کے متعلق پیشگوئیاں تھیں۔ پس جبلپور میں آپ کی ذلت کا ہونا اس لئے مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ کہ اس کے متعلق آپ کی پیشگوئی تھی۔ اور لدھیانہ کے مباحثہ میں آپکا بخیال خود کامیاب ہونا آپکے حق پر ہونے کا اس لئے ثبوت نہیں کہ اسکے متعلق تمہاری طرف سے کوئی پیشگوئی نہ تھی۔ پس "انی مھین من اراد اھانتک" کی صداقت پر جبلپور کے مباحثہ نے صاد کردیا۔ اس لئے حق پسند اصحاب غور کریں اور فائدہ اٹھائیں ✤

ریویو

مولوی محمد علیصاحب کی تبدیلی عقاید مسئلہ نبوت کے متعلق

کا ایک عالمانہ رسالہ ہے جبیں مولوی فاضل مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے بڑی قابلیت سے ہمارے اور غیر مبایعین کے مابہ النزاع کی پوست کندہ تنقیح کی ہے اس محققانہ تالیف جدید کو اگر سخن پروری اور ہٹ دھرمی سے پاک ہوکر پڑھا گیا تو امید ہے کہ انشاءاللہ بہت سی سعید روحیں ہماری طرف کھینچ آئینگی۔ اور خلافت حقہ کے حلقہ بگوشوں میں رہنا ہی اپنے لئے باعث نجات سمجھیں گی۔ قیمت صرف ۰ر۔ انجمن ترقی اسلام قادیان کے دفتر سے ملے گا ✤

بدر ٹریکٹ سیریز

اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب سابق ایڈیٹر بدر نے یہ مفید سلسلہ جاری کیا ہے تاکہ بدر کی عدم موجودگی میں بھی سلسلہ کی قلمی خدمت غیر موقت ٹریکٹوں کے ذریعہ کچھ نہ کچھ کرتے رہیں۔ پہلا نمبر "پرانے دوستوں کو ایک پیغام" اواخر جولائی میں شائع ہوا تھا دوسرا اب شائع ہونے کو ہے۔ مستقل خریداروں کو جو نمبرا کا وی پی لیکر نام رجسٹر کرالیں عہ ر میں سو صفحے دیا کریگے۔ مفتی صاحب کی قلمی خدمات انشاءاللہ جماعت کے لئے مفید و بابرکت ہونگی۔ احباب کو اس سلسلہ کی قدر کرنی چاہیئے ✤

دعوۃ الی الخیر

فرانس میں تبلیغ احمدیت

اگر انسان ان فرائض کی بجا آوری پر کما حقہا متوجہ ہو۔ جو خدا نے اس کے ذمہ لگائے ہیں۔ تو دنیا کی کوئی روک سد راہ نہیں ہو سکتی۔ جہاں اور جس حالت میں بھی کوئی ہو۔ اپنے فرائض سے کم و بیش سبک دوش ہو سکتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہیں ہر طرح کا آرام آسائش حاصل ہے ہر طرح کی سہولتیں اور سامان میسر ہیں۔ پھر بھی اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ کیونکہ انہیں نور معرفت حاصل نہیں اور خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے کی بجائے فانی وابستگیوں کے متوالے ہو رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ نے ان غفلتوں کو دور کرنا چاہا۔ اور ہزاروں لاکھوں سعید لوگوں کو ہوشیار کر بھی دیا۔ پر افسوس کہ اب بھی بہت ایسے ہیں جنہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ خدا تعالےٰ کا وہ برگزیدہ بندہ (علیہ السلام) تو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ لیکن اپنی مسیحا نفسی سے ایسے انسان چھوڑ گیا۔ جن کے نمونہ کو دیکھکر غافل دنیا بہت کچھ سبق حاصل کر سکتی ہے۔ دین اسلام جو خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔ لوگوں کو اس کی طرف بلائے لیکن جب مسلمان خود ہی چاہ ضلالت میں گرے ہوئے ہیں تو اوروں کو کیا راہ ہدایت دکھا سکتے ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس فرض کی ادائیگی کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ چونکہ یہ کام اسی جماعت کا ہو سکتا تھا۔ جو خود صراط مستقیم پر قائم ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ایک جماعت قائم کر کے یہ کام اس کے سپرد فرما دیا۔ جو خدا کے فضل و توفیق سے بقدر طاقت و ہمت اس کی انجام دہی میں مشغول ہے اور اس کے افراد عموماً کوئی موقع تبلیغ حق کا خالی نہیں جانے دیتے۔ حتیٰ کہ کٹھن گھڑیوں میں بھی اس سے غافل نہیں ہوتے۔ فالحمدللہ۔

اس وقت موجودہ جنگ و جدال سے بڑھکر مشغول کار کرنے والا اور کوئی کام نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی ہر طرح کی رہبیت میں کسی کو کلام ہے۔ لیکن ہمارے احمدی احباب اس لڑائی میں مشغول ہو کر جہاں تاج برطانیہ کی خدمت بفضل خدا بڑی مستعدی اور عمدگی سے بجا لا رہے ہیں اور حضور ملک معظم کے ساتھ اپنی دلی وفاداری و خیر سگالی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ وہاں حتی المقدور شہنشاہ حقیقی کا مقرر کردہ فرض تبلیغ ادا کرنے سے بھی غافل نہیں۔ ان احباب کی مساعی جمیلہ کا ذکر خیر جو فرانس میں بغرض جنگ مقیم ہیں ناظرین کرام نے وقتاً فوقتاً پڑھا ہوگا۔ جس سے انکے شوق تبلیغ اور اخلاص کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ واقعہ میں جو کام ان احباب نے شروع کیا ہے خاصکر اخویم عبد الرحیم صاحب کلرک ڈاکٹر محمد الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب جس سرگرمی تن دہی سے دعوۃ الی الخیر کے مبارک کام میں مشغول ہیں۔ وہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ خدا تعالےٰ نے فرانس کی سرزمین میں اپنے عظیم الشان نبی حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر خیر انہی احباب کے ذریعہ پہنچانا مقدر کر رکھا تھا۔ اور یہ سعادت خاص انہی کا حصہ تھی جس کے لئے خدا تعالےٰ نے خود بخود اسباب مہیا فرما کر انکو وہاں پہنچا دیا۔ ہم اپنے ان معزز و مکرم دوستوں کو اس سعادت کے حاصل ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں کیونکہ یہ ایک عظیم الشان انعام الٰہی ہے۔ جو فضل مولا کے بغیر کسی انسانی سعی و تدبیر سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس سے کوئی خدمت لینا چاہتا ہے اسی کو اس کام پر لگا دیتا ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست ٭

تا نہ بخشند خدائے بخشندہ ٭

خدا تعالےٰ انکو اور ان کے دیگر ہمراہیوں کو بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ اور بامراد و کامیاب وطن مالوف میں مع الخیر واپس لائے۔ آمین۔

برادرم عبد الرحیم صاحب نے اپنے تازہ خط میں جو تبلیغی حالات لکھے ہیں ہم ذیل میں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ تمام احمدی دوست بھی اپنے فرانسیسی خادمان دین کی کامیابی اور مع الخیر واپسی کیواسطے درد دل سے دعا کریں۔

آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں فرانسیسی زبان میں چھپکر آگئی ہیں۔ ان کی تقسیم کے متعلق دعائیں اور استخارہ کرنے کے بعد مجھے اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی ایک بات سمجھا دی تھی جس کے مطابق میں ایک فرانسیسی اخبار کے دفتر میں گیا۔ تو وہاں سے مجھے ایک ایڈریس ملا۔ کہ اس پتہ پر ۹ اور دس بجے کے درمیان ایڈیٹر اور ایک ممبر سے جن کا نام غلام رضا مرزا ہے۔ ملاقات کرنا۔ میں نے گھر میں آکر اس پتہ پر اردو میں غلام رضا مرزا کے نام ایک چٹھی لکھی۔ دوسرے دن میں اس مکان کو شام کیوقت دیکھ آیا۔ اور تیسرے دن ۹ اور دس بجے کے درمیان وقت نکال کر ملاقات کے لئے گیا۔ مرزا صاحب سے ملاقات ہوئی گفتگو فارسی زبان میں ہوئی۔ جو خدا کے فضل سے میں بھی بول سکتا ہوں۔ اپنے خیالات کا اظہار اچھی طرح فارسی زبان میں کیا گیا۔ میرے پاس فرانسیسی زبان میں ایک کاپی پیشگوئیوں کی اور ٹیچنگز آف اسلام انگریزی میں تھی۔ پیشگوئیوں کی کاپی انکو دی گئی۔ تو پڑھتے پڑھتے جب اس جگہ پہنچے۔ جہاں۔ "متزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" والی الہامی پیشگوئی درج ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں ایران کا ایک شہزادہ ہوں۔ اس واقعہ سے میں خوب واقف ہوں۔ محمد علیشاہ جب وہاں سے نکلا تو مجھے بھی وہاں سے نکلنا پڑا۔ اور گردش ایام نے یورپ پہنچا دیا۔ اور میں یورپ ہی میں جوان ہوا ہوں۔ اس اخبار کے ممبروں کی ایک اچھی خاص جماعت ہے۔ اور پرچہ سات ہزار روزانہ نکلتا ہے۔ تمام پیشگوئیوں کو پڑھکر اس نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے دوسرے دوستوں کے مشورہ سے انشاء اللہ کوشش کرونگا۔ کہ اسکو اخبار میں چھاپ دیا جائے۔ میں نے اس سے یہ بھی کہا۔ کہ پیشگوئیوں کی کاپی کو بطور ضمیمہ اخبار کے ساتھ شائع کیا جائے۔ تو اچھا ہوگا۔ تاکہ وہ الگ کے الگ کسی دوسرے کو بھی دے سکیں۔ اور بہت سے لوگ آگاہ ہو جائیں۔ جس کا اس نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا۔ جمعہ کے روز پانچ بجے شام پھر ملاقات کا وعدہ ہوا۔ انشاء اللہ جاؤنگا۔ پیشگوئیوں کی تین چار سو کاپیاں اولیتے دونگا۔ کیونکہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ پہلے شہر کے پادریوں اور بڑے بڑے آدمیوں میں تقسیم کی جائیں۔ پھر اخبار میں شائع ہوں ٹیچنگز آف اسلام کے فرانسیسی ترجمہ کی بھی ایک کاپی اس نے مانگی ہے اگر اس اخبار کے ذریعہ اشاعت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ تو امید

نہ یہود بنو نہ عیسائی

توریت اور انجیل کے محاورے میں خدا تعالیٰ کے پیاروں کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ تمام یہود اور عیسائی اس اصطلاح اور اس کے معنی سے بخوبی واقف ہیں۔ عبرانی اور اسرائیلی لٹریچر کے درمیان یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے۔ اسی اصطلاح کے مطابق حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہا۔ مگر یہودیوں نے اس سے انکار کیا کہ تو خدا کا پیارا نہیں۔ بلکہ (معاذ اللہ) تو ملعون ہے۔ تو مر کر اللہ کے پاس جانیوالا نہیں۔ بلکہ تو جہنم میں گرنے والا ہے۔ تیرے ساتھ خدا کی نصرت نہیں۔ بلکہ خدا نے تجھے چھوڑ دیا ہے۔ تیری اللہ کے حضور میں کوئی عزت اور وجاہت نہیں۔ بلکہ تو مہین اور ذلیل ہے۔ اور یہ دلائل ہیں اس بات کے کہ تو ابن اللہ نہیں۔ جیسا کہ یعقوبؑ اور دیگر مقدس لوگ ابن اللہ تھے۔ یہ یہودیوں کے ناپاک گروہ کے خیال تھے۔ جن کی وجہ سے وہ مغضوب علیہم بنے۔ اور الٰہی نارضامندی کے نیچے آئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حالت سے بچائے۔ لیکن یہود کا کبھی یہ اعتراض تھا کہ تو انسانی بیٹوں کی طرح خدا کا بیٹا نہیں۔ کیونکہ نہ یہود کسی ایسے بیٹے کے منتظر تھے۔ اور نہ یہود میں پہلے کبھی کوئی ایسا بیٹا ہوا۔ اور نہ مسیح ناصری کا یہ دعویٰ تھا۔ بلکہ اس وقت کے یہود اور عیسائی سب جانتے تھے کہ ابن اللہ ایک اصطلاح جائز اور شرعی ہے۔ اور وہ لفظ نبی اللہ کی مترادف ہے۔ پس یہود نے دراصل مسیح کی نبوت کا ہی انکار کیا۔ سو یہود نے بڑی غلطی کھائی لیکن عیسائیوں کا بھی ایک گروہ باوجود حضرت عیسیٰؑ کا پیرو کہلانے کے اپنی نادانی اور غلطی سے یہود کے ہم خیال ہوا۔ اور خدا کے مسیح کی تذلیل و تحقیر کرنے لگا انہوں نے یہودیوں کے ہم آہنگ ہو کر تسلیم کیا۔ کہ بیشک مسیح کو خدا نے چھوڑ دیا۔ اور وہ ایلی ایلی لما سبقتانی کہتا ہوا مر گیا۔ اور وہ جہنم میں گیا۔ خواہ تین روز کے لئے ہی ہو۔ اور کہ وہ لعنتی ہو گیا۔ اور اگرچہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ مگر خدا نے اس کے ساتھ وہ نصرت اور تائید اور محبت اور پیار کا معاملہ نہ کیا۔ جو خدا نے اپنے پہلے بیٹوں ابراہیمؑ۔ اسرائیل۔ داودؑ۔ سلیمانؑ کے ساتھ کیا تھا۔ گویا پہلوں نے جس حقیقت اور کیفیت ابن اللہ کو پایا تھا۔ وہ مسیح ناصری کو نصیب نہ ہوئی۔ بلکہ وہ صرف نام کا ابن اللہ تھا جس میں کوئی صفت اور تعریف اس روحانی اصطلاح کی نہ پائی جاتی تھی۔ یسوع مسیح کی مخالفت کرنے میں نہ صرف یہودیوں نے حصہ لیا۔ بلکہ بعض نادان عیسائی بھی انکے ہم خیال بنے۔

اور یہودا اسکریوطی نے جس کے سپرد یسوع نے اپنے بہت سے کام کر رکھے تھے۔ اور مدت سے یسوع کے پاس رہتا تھا۔ اور خاص دوست کہلاتا تھا۔ اور بہت بڑی صحبتیں اٹھا چکا تھا۔ ایسی ٹھوکر کھائی کہ جسے ابن اللہ مانتا تھا۔ اسے صرف تیس روپے پہ بیچ ڈالا۔ کیونکہ وہ اس دھوکہ میں رہا کہ یہ صرف برائے نام ابن اللہ ہے اس میں وہ خوبیاں نہیں پائی جاتیں۔ جو ابن اللہ کی تسلیم شدہ اصطلاح کے مطابق پہلوں میں پائی جاتی تھیں۔ یہ ایک بڑی غلطی تھی۔ جو بعض عیسائیوں نے کھائی اور ضالین میں داخل ہوئے۔ اے خدا ہمیں ایسی حالت میں گرنے سے محفوظ رکھ آمین۔ پھر کچھ اور عیسائی اٹھے جنہوں نے یہ غلطی کھائی۔ کہ مسیح اس اصطلاح کے رو سے ابن اللہ نہ تھا جس کے رو سے پہلے لوگ ابن اللہ ہوتے رہے۔ بلکہ مسیح کے واسطے یہ اصطلاح کوئی خاص معنی رکھتی ہے۔ ان لوگوں نے اس اصطلاح کے نئے معنے ایجاد کئے۔ یہ لوگ بھی گمراہی میں داخل ہوئے قرآن شریف نے ان سب کے درمیان فیصلہ کیا۔ اور تصدیق کی کہ مسیح میں وہ سب باتیں پائی جاتی ہیں جو خدا کے پہلے پیاروں میں تھیں۔ وہ وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ تھا۔ خدا نے اس کی نصرت کی۔ وہ یہود کے ہاتھ سے نہ مرا۔ خدا نے اسکو وفات دی وہ جہنم میں نہ گیا۔ بلکہ اللہ نے اس کا رفع کیا۔ ساتھ ہی قرآن شریف نے امت محمدیہ مرحومہ کو یہ دعا سکھلائی کہ مسیح کے متعلق افراط اور تفریط سے بچے رہیں۔ اور آنے والے مسیح کی خود تعریف کی کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔ اور ابن اللہ کا لفظ جو مشکوک ہو چکا تھا۔ وہ چھوڑ دیا۔ تاکہ کوئی غلطی نہ کھائے۔ کیونکہ کتب یہود کی اصطلاح میں الفاظ نبی اللہ اور ابن اللہ مترادف تھے۔ پس جو لفظ پہلوں کو غلطی دینے والا ہوا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کر دیا۔ لیکن صاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ اس امت میں جو مسیح ہوگا وہ نبی اللہ ہوگا۔ اور علماء اولیاء جو اس امت میں ہونگے۔ وہ کانبیاء بنی اسرائیل ہوں گے۔ بنی اسرائیلیوں کے نبیوں کی مانند ہوں گے۔ نبی ہونگے صرف مانند ہوں گے۔ یہ علماء امت کا ذکر ہے۔ انمیں کوئی نبی نہیں۔ ہاں وہ نبیوں کی مانند ہیں۔ لیکن جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا ذکر کیا۔ وہاں کاف تشبیہی کو چھوڑ کر صاف فرما دیا۔ کہ وہ **نبی اللہ** ہوگا۔ ایسا نہ فرمایا۔ کہ وہ نبیوں کی مانند ہوگا۔ بلکہ صرف **نبی** کا لفظ فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود امتیاز کر دیا۔ کہ اور کوئی نبی نہیں۔ صرف مسیح موعود نبی ہے ساتھ ہی اسبات سے ڈرایا۔ کہ خبردار تم یہود نہ بننا میری میری امت کے لوگ آخر زمانہ میں یہود بن جائینگے۔ ان سے بچو۔ اور اس بچاؤ کے واسطے سورہ فاتحہ کی دعا سکھلائی۔ اور دجال کے فتنہ سے بچنے کیواسطے سورۃ کہف کی پہلی اور پچھلی آیات پڑھنے کا حکم دیا۔

سو وہ مسیح موعود نبی اللہ ہمارے درمیان پیدا ہوا۔ اور ایسے وقت میں پیدا ہوا جب کہ امت کے درمیان مسیح ناصری کے متعلق افراط و تفریط کر کے لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مل چکے ہیں۔ اس امت میں وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مسیح ناصری کو وہ صفات دیدے جو خدائی صفات ہیں۔ کہ وہ ۱۹۰۰ سال سے ایک حال میں ہے۔ کھانے پینے وغیرہ سے بے احتیاج ہے۔ اس کے جسم میں تغیر نہیں۔ جانوروں کا خالق ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر بعض نے اسی امت میں کہا۔ کہ مسیح کا آنا کوئی ضروری نہیں۔ اگر آ گیا ہے۔ تو اس کا ماننا ہمارے لئے فرض نہیں۔ قرآن میں اس کا ذکر نہیں۔ اور حدیث ظنی علم ہے۔ یہ لوگ بھی بہک گئے پھر کچھ اور ہیں۔ جنہوں نے یہود کی طرح مسیح موعودؑ کو دکھ دیا اور اسے قتل کرنا چاہا۔ اس پر مقدمات بنائے

اسے کافر اور ملعون اور جہنمی کہا (نعوذ باللہ من ذالک) یہ سب غلطیاں ان لوگوں کی ہیں۔ جو یہود کے مشابہ ہو گئے اب رہیں وہ غلطیاں جو نصاریٰ سے ہوئیں۔ اس غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے بچا دیا۔ کہ ابن اللہ کی اصطلاح ہی کو چھوڑ دیا۔ اور نبی اللہ کی اصطلاح کو اختیار فرمایا۔ انبیاء ہزاروں لاکھوں دنیا میں ہوئے کسی کا نبی ہونا صفاتِ الٰہی کے خلاف نہیں لیکن ایسے معنوں میں ابن اللہ ہونا جیسا کہ کوئی ابن انسان ہوتا ہے۔ صفت خداوندی کے خلاف ہے۔ ان معنوں میں کبھی کوئی ابن اللہ ہوا نہ ہوگا۔ ایسا ہی اگر آج کوئی شخص نبی اللہ کے ایسے معنے کرے۔ جو پہلے نبیوں میں نہ تھے تو ہم مان نہیں سکتے۔ لیکن الفاظ نبی اللہ اپنے سچے معنوں کے لحاظ سے مسیح موعود پر صادق آتے ہیں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نعوذ باللہ غلط ہو گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی یہ دعا کی ہے۔ کہ میری جماعت ایسی غلطی میں نہ پڑے کہ یہ بھی عیسائیوں کی طرح خدا بنائے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور میں آپ کی دعا مقبول ہے۔ سو اس غلطی سے یہ جماعت خدا کے فضل سے بچ گئی۔ فالحمد للہ اور اس سے بچنا ضروری بھی تھا۔ کیونکہ مسیح موعود کا بڑا کام یہی ہے کہ وہ مسیح کی خدائی کے خیال کو دنیا سے مٹائے۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ خود اس کی جماعت اسی غلطی میں پڑے۔ کہ مسیح کو خدا بنائے۔ لیکن اس جماعت کے بعض افراد اس غلطی میں پڑے جس میں بعض ابتدائی عیسائی یہودیوں کے رعب سے دبکر پڑ گئے تھے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے کہا مسیح موعود بے شک نبی اللہ ہے۔ مگر صرف نام کے لئے۔ ورنہ نبوت اس میں پائی نہیں جاتی جیسا کہ پہلوں میں پائی جاتی تھی۔ اور یہی سبب ہے کہ اس کا ماننا نہ ماننا کسی کے اسلام میں فرق نہیں ڈالتا۔ کیونکہ صرف نام نہ کسی کو خوشی دیسکتا ہے۔ اور نہ اس سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ کسی شخص کا نام محمد ہو تو اس کی تعظیم ہم پر ضروری نہیں۔ یا کوئی اپنا نام دلیور رکھ لے تو اس سے ڈرنا بے سود ہے۔ پس یہ ایک بڑی غلطی ہے جو پہلے یہود اور عیسائیوں کی طرح اس وقت بھی بعض لوگوں نے کہائی۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کیا حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں یہ نہیں فرمایا۔ کہ میں صرف نام کا نبی ہوں۔ اور مجھ میں وہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ جو پہلے انبیاء میں تھیں۔ بلکہ آپ نے ان تمام باتوں کا اپنے میں ہونا ظاہر فرمایا جو نفس نبوت کے واسطے ضروری ہیں۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار کیواسطے آپ نے اس امر کو واضح کر دیا۔ کہ آپ کی نبوت براہ راست نہ تھی۔ بلکہ بواسطہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھی۔ اور آپ خود صاحب شریعت نہ تھے۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی شریعت کے تابع تھے۔ جیسا کہ حضرت ہارون اور دیگر بہت سے انبیاء شریعت موسوی کے تابع تھے۔ مگر اس سے ان کی نبوت میں کچھ فرق نہ تھا۔

میرے ایک مہربان نے مولوی محمد علی صاحب کے نکالے ہوئے اس لطیفہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ مسیح ناصری کو انجیل میں ابن اللہ کہا گیا ہے۔ اور مرزا صاحب کو حدیث میں نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اگر مرزا صاحب کو ہم حقیقی معنوں میں نبی مان لیں تو پھر مسیح ناصری کو حقیقی معنوں میں ابن اللہ ماننا پڑیگا۔ سو انکو سوچنا چاہیئے کہ انجیل اور توریت کی اصطلاح میں ابن اللہ کے حقیقی معنے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ خدا کا پیارا نبی اللہ ہے۔ پس وہ ان حقیقی معنوں میں نبی اللہ تھے جو شریعت یہود میں اس کے تھے۔ کوئی شخص ان معنوں کو بدلے تو یہ اس معنی بدلنے والے کی غلطی ہے۔ ایسا ہی نبی اللہ کی اصطلاح اسلام میں تیرہ سو سال سے چلی آتی ہے۔ اور اس کے معنے سب پر ظاہر ہیں۔ آج اگر کوئی اس کے معنے نئے کرے۔ تو وہ یا افراط کی راہ اختیار کریگا یا تفریط کی درمیانی راہ وہی ہے۔ جس کے مطابق مولوی محمد علی صاحب نے رسالہ میگزین جلد ۴ نمبر ۳ میں ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تھی ایسی ہی مسیح موعودؑ کی ہے۔

فتدبروا یا اولی الالباب۔

(راقم ایک واقف الذ عبد اللہ دکلرائیہ)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی فرمائشات کی تعمیل جلد تر ہو تو خط و کتابت میں نمبر خریداری اور تاریخ ضرور لکھا کریں اور نام و پتہ صاف خوشخط ہونا بھی ازبس لازمی ہے۔ (مینجر)

خدا واسطہ کی ایک شہادت

میں آج پیغام نمبر ۲۰۔ ۲۱ پڑھ رہا تھا جس میں خواجہ صاحب کا ایک لمبا مضمون درج ہے۔ مضمون کیسا ہے۔ آیا وہ جواب دینے کے لائق ہے یا نہیں۔ اس کا مناسب فیصلہ تو انشاء اللہ العزیز خدا کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح موعود کے تخت گاہ یعنی قادیان کے رہنے والے ہی خوب اچھی طرح کرینگے۔ لیکن اس وقت میں ایک سچی اور خدا واسطہ کی شہادت پیش کرنی چاہتا ہوں اور پیشتر اس کے کہ میں اسکو پیش کروں۔ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ یہ میری شہادت لفظ بلفظ سچی ہے۔ اور اس میں کوئی کذب کی گنجائش نہیں۔

میں نے حضرت فضل عمر اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس ۱۹۱۱ء کے شروع میں یعنی ماہ فروری یا مارچ میں جبکہ آنحضور لاہور تشریف فرما تھے کتاب **حقیقۃ الوحی** دیکھی جس پر آپ نے چند ایک نوٹ کئے ہوئے تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جبکہ خواجہ صاحب نے مسئلہ کفر و اسلام پر ایک فتنہ برپا کر رکھا تھا۔ الغرض جب حضور قادیان جانیکو تھے تو میں نے اسٹیشن پر آپ کی خدمت بابرکت میں عرض کی۔ کہ وہ کتاب مجھے چند دن کے لئے دیجاوے۔ تاکہ میں اپنی کتاب پر بھی نوٹ کر لوں چنانچہ آپ نے کمال مہربانی سے مجھے وہ کتاب دیدی۔ جو بعد نقل کے واپس کی گئی۔ وہ کتاب جس پر میں نے نقل کی۔ وہ میرے پاس اس وقت تک موجود ہے۔ اور اس میں حضرت خلیفہ برحق کے کئے ہوئے نوٹوں کی نقل کاپی پنسل سے کی ہوئی موجود ہے چنانچہ میں ایک حوالے نوٹ کی نقل یہاں درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و صفحہ ۱۵۰ کی عبارت "اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا"......... سے لیکر عبارت...... بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا تک کی ساری عبارت خط کشیدہ ہے۔ اور اس پر عالیحضرت سیدنا فضل عمرؓ کا یہ نوٹ درج ہے۔

"تریاق القلوب کے وقت نبی کے کچھ اور معنی لئے جاتے تھے" یہ لفظ بلفظ آپ کی عبارت تحریر کردہ کی نقل ہے۔ پس خواجہ صاحب

اوران کے ہم خیالوں کا یہ افترا کرنا کہ گویا۔ میاں صاحب کا یہ عقیدہ حاشا دکلا فروری ۱۹۱۵ء سے پہلے نہیں سنا گیا ++++ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی نبوت کی حقیقت کا صحیح علم ۱۹۰۱ء دسمبر ۱۹۰۲ء سے پہلے نہ تھا" پیغام صلح۔ بالکل غلط۔ جھوٹ اور حق سے انحراف ہے۔ حضرت میاں صاحب سیدنا خلیفہ المسیحؑ کے مندرجہ بالا الفاظ کی نقل صاف طور پر ظاہر کررہی ہے کہ آپ کا یہ عقیدہ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے پہلے حضرت مسیح موعود نبی کی کچھ اور تعریف کرتے اور اپنے آپ کو اس تعریف کا کامل مصداق قرار نہ دیتے تھے۔

بربناء عبارت حضرت اقدس نبی آخر الزمان مندرجہ کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰ کم از کم ۱۹۱۱ء کا ہے۔ اور اس سے بھی پیشتر کا ہو۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن ۱۹۱۱ء سے تو یہ ثابت شدہ ہے۔

(خاکسار محمد سعید۔ سعدی از لاہور)

ایک شہادت

ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام وعلیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

بعد نماز جمعہ عالی جناب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن نے خواجہ صاحب کے مطالبہ حلفیہ شہادت کی نسبت ذیل کی شہادت ادا فرمائی براہ کرم درج اخبار فرماکر مشکور فرمادیں۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ خواجہ صاحب نے میرا نام بھی فہرست میں تحریر کردیا ہے۔ حالانکہ میں نے نہ حضرت اقدسؑ سے کبھی ملاقات کی ہے اور نہ ہی میں نے آپ کی زندگی میں بیعت کی۔ میں کس طرح شہادت ادا کرسکتا ہوں۔ مبادا کسی کو اپنی جماعت میں سے کوئی شک گذرے اس لئے میں نے یہ حلفیہ شہادت ادا کی ہے۔

(سید بشارت احمدؐ)
سکرٹیری

تمام دنیا کے لئے ایک

آنحضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ آئے مگر کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ "ہم تمام دنیا کے لئے ایک ہیں"۔ بلکہ ان انبیاءؑ کے پیروؤں نے بھی یہی کہا۔ کہ یہ اپنی اپنی امت اور ایک خاص علاقہ کی اصلاح کے لئے ہیں۔ آخر وہ نبیوں کا سردار آیا۔ اور اس نے علے الاعلان کہا۔ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ صرف یہی اعلان آپکے بے نظیر کمالات وبینظیر فضائل کا ثبوت ہے پھر اس کے بعد بہتر سے اولیاء اللہ ہوئے۔ مجددین ہوئے۔ مگر کسی نے یہ دعویٰ نہ کیا۔ کہ تمام جہان کے واسطے ہیں۔ اور وہ عظیم الشان دعویٰ کر کس طرح سکتے تھے۔ جبکہ ایسے دعوے کے لئے ان تمام کمالات محمدیہ کی ضرورت تھی۔ جو آج تک صرف ایک ہی مبارک وجود میں جمع ہوئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ سو سال بعد آج اور صرف آج ہی یہ ندا آئی ہے کہ "تمام دنیا کے لئے ایک" جس سے اس مہبط وحی کی شان ظاہر ہے بدر میں "تمام دنیا میں سے ایک" چھپا ہے اور یہ بھی آپ کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ مگر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **دستی تحریر کا عکس** شائع کرتا ہوں۔ تاوہ جو آپ کی شان کو گھٹانے کی کوشش میں ہیں۔ اس پر کچھ غور کرسکیں۔

(اکمل)

۶ فروری ۱۹۰۱ء [illegible] خدا کی [illegible] رحم کیا [illegible] رحمک اللہ
انک انت [illegible] اللہ [illegible]
[illegible]
ان اللہ مع الابرار — [illegible]
تمام دنیا کی لئے ایک

فہرست نومبائعین

- مستری عمرالدین۔ لاہور
- محبوب عالم۔ شاہپور
- میرزمان۔ جہلم
- حسن محمد۔ گوجرانوالہ
- علی اصغر شاہ۔ بانک گانگ
- الف دین ″
- خلیفہ وزیر خان۔ آگرہ
- قاضی عبداللہ شاہ۔ پٹیالہ
- ماسٹر قاضی عبدالرحیم۔ امرتسر
- دین محمد۔ گوڑگانوں
- سردار شاہ۔ ہوشیارپور
- جوگی اورنگ زیب۔ نوشہرہ
- عبدالحکیم۔ بھاگلپور
- عبدالکریم ″
- مسماۃ بی بی مقبولا ″
- بی بی عائشہ ″
- ″ توحیدا ″
- ″ اصغری ″
- ابوسعید ″
- والدہ مظہر حسین۔ گوڑگانوں
- اللہ دیا گوڑگانوں
- مہردین گجرات
- علی محمد۔ ″
- عزیب اللہ ″
- اہلیہ محمد ایوب خان رسالدار منٹگمری
- ہلال دین۔ لاہور
- شاہسوار معہ عیال گجرات
- سید پیر شاہ معہ اہل عیال۔ ″
- عبدالعزیز۔ کشمیر
- اہلیہ غلام نبی۔ سیالکوٹ
- محمد بی بی ″
- سلطان احمد خان ″
- عبداللہ لائلپور
- ابراہیم ″
- اہلیہ منشی محمد اسمٰعیل۔ سیالکوٹ
- چوہدری ولی داد نمبردار ″
- عبدالکریم کشمیر
- عزیز دین ″

بیعت خلافت

- سلطان احمد کاتب الفضل۔ لودھیانوی
- محمد سردار خان سولنگی۔ ″

فہرست وصایا

(جو ماہ اگست میں درج رجسٹر ہوئیں)

نمبر ۹۸۰ ۔ مسماۃ فاطمہ بیگم اہلیہ منشی کرم الٰہی صاحب پنشنر ساکن لدھیانہ ۱/۳ حصہ موجودہ زیور ۲۱۲ تولہ چاندی منقولہ کی اور بعد وفات دسویں حصہ متروکہ کی وصیت کی۔

۹۸۱ ۔ احمد دین ولد چوغطہ موچی ساکن مونگ ضلع گجرات ۱/۳ حصہ موجودہ جائداد بالاضافہ ۲۵۰ کی بعد وفات معہ زائد متروکہ منقولہ جائداد کی وصیت کی۔

۹۸۲ ۔ حبیب اللہ ولد ابراہیم میر معروف ۔۔۔ ساکن گاگرن علاقہ شوپیاں تحصیل کولگام کشمیر ۱/۳ حصہ موجودہ جائداد ۔۔۔ کی بعد وفات معہ زائد متروکہ منقولہ جائداد کی وصیت کی۔

۹۸۴ ۔ حکیم احمد دین ولد میاں سراج دین قوم اراعیں ساکن شاہدرہ لاہور ۱/۴ حصہ مکان مشترکہ پختہ بحصہ مساوی اور ایک مردانہ بیٹھک بلاشراکت کے بعد وفات معہ زائد متروکہ منقولہ جائداد کی وصیت کی۔

۹۸۵ ۔ مسماۃ سکینہ عرف بڈھی بنت میاں احمد دین ساکن شاہدرہ لاہور ۱/۴ حصہ اپنے مکان پختہ مشترکہ بحصہ مساوی کے بعد وفات معہ زائد متروکہ منقولہ جائداد کی وصیت کی۔

۹۸۶ ۔ اللہ دتا ولد محمد بخش لکیرنی ساکن شاہدرہ لاہور ۱/۴ حصہ اپنی موجودہ جائداد اراضی ۔۔۔ بیگھہ معہ چہارم حصہ چاہ کلالانوالہ و دو مکانات پختہ ملحقہ معہ ۔۔۔ و صحن ملحقہ زمین سفید معہ کوچہ بند سے تیغ محمد والی بلاشراکت غیرے کی بعد وفات معہ منقولہ متروکہ جائداد کی وصیت کی۔

۹۸۷ ۔ خدا بخش ولد کرم دین لکیرنی ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات ۱/۳ حصہ موجودہ آمد کا ہر زندگی میں اور بعد وفات متروکہ منقولہ جائداد کی وصیت کی۔

۹۸۸ ۔ محمد ۔۔۔ ولد شیخ حیات علی ساکن گستی ۔۔۔ ۱/۳ حصہ موجودہ آمد کا ماہ بماہ ادا کرنے کی وصیت کی۔

۹۸۹ ۔ ۔۔۔ دین ولد محمد فضل کھوکھر ساکن شادیوال ضلع گجرات ۔۔۔ حصہ جائداد ۔۔۔ کی وصیت کی۔

ہدایۃ المہتدی الی حقیقۃ المہدی

(مصنفہ حضرت مولٰنا سید محمد عبد الواحد صاحب ساکن بنگال)

ایک عمدہ رسالہ ہے کسی غیر احمدی کے سوالات کی بنا پر محض مختصر طور پر لکھا گیا ہے۔ ۶۰ صفحہ کا رسالہ ہے مگر ہمارے سلسلہ کی اکثر ضروری باتوں پر مشتمل ہے ابتدائی حالت میں ناواقفوں کیلئے دندان شکن جوابات ہیں۔ اکثر دلائل کتب سلسلہ سے مخالفین کے لائے گئے ہیں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی اس رسالہ کو پسند فرمایا ہے۔ شرقی بنگال مونگیر حیدر آباد وغیرہ میں شائع ہوا ہے حسن و قبح دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے طبع بھی عمدہ ہوا ہے خوشخط عمدہ کاغذ پر قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک ۔۔۔ جو صاحب چاہیں منگا کر دیکھ سکتے ہیں

المشتہر

خاکسار سید سعید احمد احمدی مولوی پاڑہ مقام برہمن بڑیہ ضلع تپرہ ملک بنگال

دوائے مقوی

حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کی نہایت ہی مجرب ہے۔ جو نزلہ۔ زکام۔ ضعف اعضائے رئیسہ و اختلاج قلب اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ یہ وہی گشتہ جریان ہے جو کثرت سے فروخت ہوتا رہا ہے۔ قیمت ۵ دو روپیہ فی تولہ ہے۔

المشتہر خاکسار بدر الدین احمدی قادیان

برکات خلافت

اس نام سے وہ معرکۃ الارا تقاریر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سالانہ جلسہ پر فرمائی تھیں چھپ کر تیار ہو گئی ہیں بہت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ انجمن ترقی اسلام نے شائع کی ہیں۔ چونکہ جماعت کی عملی زندگی کے متعلق ہدایات اور اعلیٰ نکات کا مجموعہ ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کو خریدنی لازمی۔ قیمت ۔۔۔ ہے جو بالکل واجبی ہے۔

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہوتا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند کے لئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲ قسم دوم ۸ قسم سوم ۴ اصلی ممیرا قیمت ۸ فی تولہ ہے

ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر گھڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضائے نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقا و درد و تنگی نفس و دق و تنقیہ فساد بلغم و قاتل کرم شکم کیلئے بہت مفید ہے صبح ہمراہ شیر گاؤ بقدر دانہ نخود استعمال فرما دیں۔

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ کی مشہدی پشاوری بادامی۔ سیاہ بشری صافے ہر قیمت کے مل سکتے ہیں۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

شرائط بیعت اور فارم بیعت

عربی۔ انگریزی اور اردو میں چھپ کر دفتر ترقی اسلام میں طیار ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ ٹکٹ ڈاک بھیج کر دفتر ترقی اسلام سے طلب فرما دیں۔

شیر علی سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن کے مکمل تفسیری نوٹ سورہ فاتحہ سے لیکر والناس تک علوم و معارف کا بے بہا ذخیرہ ضخیم چار سو صفحہ تقطیع کلاں قیمت چار روپیہ فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ

دفتر الفضل قادیان

ضلع گجرات ۔۔۔ حصہ جائداد ۔۔۔ بعد وفات ۔۔۔ متروکہ کی وصیت کی۔